محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ایاکم والجلوس علی الطرقات، قالوا یا رسول اللہ مجالسنا مالنا منھا بد، قال فان کنتم لابد فاعلین، فاعطوا الطریق حقہ، قالوا وما حقہ؟ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا - لوگوں کی گزرگاہوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو - صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ تو ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں - فرمایا، اگر تم ضرور ہی بیٹھنا چاہتے ہو تو گزرگاہ کو اس کا حق ادا کرو - عرض کیا - اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا، نظر نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا اور سلام کا جواب دینا -

اسلامی آداب واخلاق کا دائرہ نہایت وسیع ہے - بعض چیزیں بظاہر دیکھنے میں معمولی ہوتی ہیں لیکن نتیجے کے لحاظ سے بڑی مضرت رساں ثابت ہوتی ہیں اور اسلام کے مقرر کردہ دائرہ اخلاق سے یکسر خارج! اور بعض چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں، جو اگرچہ ظاہری لحاظ سے ادنیٰ درجے کی نظر آتی ہیں، لیکن اخلاقِ حسنہ کا عظیم الشان ذخیرہ ان میں مضمر ہوتا ہے - اسی پر غور کیجیے کہ بعض لوگ گلیوں میں بیٹھ جاتے ہیں، گزرگاہوں میں چارپائیاں اور کرسیاں بچھا لیتے ہیں، بظاہر یہ غیر اہم چیز معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اس کے اثرات بڑے دور رس ہوتے ہیں - اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روک دیا - کیوں کہ اس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، بالخصوص عورتیں ذہنی طور پر اس سے سخت اذیت محسوس کرتی ہیں - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت مختصر الفاظ میں انتہائی عمدگی سے اس کی وضاحت فرمائی - فرمایا - اگر تم کسی وجہ سے ضرور ہی راستہ استعمال کرنا چاہتے ہو تو تین چیزوں کا خیال رکھو - ایک یہ کہ نظریں نیچی رکھو، دوسرے یہ کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ، یعنی پورا راستہ ہی روک کر نہ بیٹھ جاؤ - تیسرے یہ کہ راستے سے گزرنے والے تمھیں سلام کہیں تو اس کا جواب دو - اگرچہ یہ تینوں باتیں ہی بڑی اہم ہیں، تاہم غضِ بصر یعنی نظر کو محفوظ رکھنا اور اس کو آوارگی سے

بچانا سب سے اہم ہے۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ نظر کی حفاظت نہیں کرتے، اس کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں اور وہ دور تک آنے جانے والوں کا تعاقب کرتی رہتی ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اس ضمن میں ایک بڑا ہی شاندار قول ہے۔ فرماتے ہیں:

من اطلق طرفه كثر اسفه -

جس نے اپنی نظر کو آوارہ چھوڑ دیا، اس نے بہت زیادہ افسوس جمع کر لیا۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ الداء والدواء میں فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی نظر کی حدوں کو وسیع کر دیا، اس نے اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال لیا۔ وہ مزید فرماتے ہیں کہ نظر ایک بہت بڑا حادثہ ہے، جس سے انسان دوچار ہوتا ہے۔ نظر خطرہ پیدا کرتی ہے، خطرہ غلط سوچ بچار کو دعوت دیتا ہے، غلط سوچ بچار جنسی جذبات کو ابھارتی ہے، جنسی جذبات آمادہ کا روپ دھارتے ہیں، ارادہ قوت حاصل کرتا ہے، اور اس میں عزم پیدا ہوتا ہے۔ پھر بالآخر ایسے فعل تک نوبت جا پہنچتی ہے جو رک نہ سکا اور اس کے لیے اسباب فراہم ہوتے چلے گئے۔

شیخ محمد سفارینی حنبلی نے اپنی کتاب "غذاء الالباب بشرح منظومۃ الآداب" میں غض بصر کے مسئلے پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ یہ بحث بڑی دلچسپ ہے اور اس کے تمام پہلو قلب کی گہرائیوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ اس میں انھوں نے غض بصر (نظریں نیچی رکھنے) کے فوائد بیان کیے ہیں۔ یہ دس فوائد ہیں۔ ذیل میں نمبروں کی ترتیب سے ان فوائد عشرہ کا اردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ غض بصر کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ دل حسرت و ہوس کے جراثیم سے محفوظ رہتا ہے، جو شخص نظر کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دے، اس کی حسرتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا قلب و ضمیر کے لیے سب سے زیادہ ضرر رساں یہی آوارگی نظر ہے۔ جب یہ جادۂ اعتدال سے ہٹ جائے تو ذہن انسانی میں ایسی چیزوں کی تمنا کروٹ لینے لگتی ہے جن تک رسائی بھی ناممکن ہے اور جن سے اغماض بھی مشکل ہے، کیوں کہ نظر و بصر کی بے احتیاطیاں انسان کو خواہشات اور نارواتمناؤں کے ایسے موڑ پر جا کھڑا کرتی ہیں، جن سے بچنا

آسان نہیں ہوتا۔

۲۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر سے قلب کو نور اور روشنی کی نعمتِ بے بہا عطا ہو جاتی ہے۔ جس سے آنکھ، چہرہ، اور تمام جوارح ہر آن مستنیر ہوتے رہتے ہیں۔ نظر کی بے راہ روی اگر انسان کو ظلمت و مصیبت میں مبتلا کر دیتی ہے اور اس سے امن و سکون کی نعمت چھین لیتی ہے تو اس کے برعکس حفاظتِ نظر اس کو اطمینانِ قلب اور راحتِ ضمیر کے سامان بہم پہنچاتی ہے۔

امام ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ نے روضۃ المحبین و نزہۃ المشتاقین میں اس پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (اے پیغمبر! مومنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں) کے بعد۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے) اسی لیے فرمایا ہے کہ غضِ بصر کی نعمت میسر ہو تو اللہ کا نور انسان کو اپنے احاطے میں لے لیتا ہے۔ بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں:

فمن غض بصره عن محاسن امرأة اورث الله قلبه نوراً۔

جو شخص غیر عورت کے حسن سے اپنی نظر کو بچائے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور کا خزانہ عطا فرمائے گا۔

۳۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر انسان کی فراست کو صحت و توانائی کی دولت بخشتی ہے، کیوں کہ یہ بھی نور اور اس کا بہترین ثمرہ ہے۔ جب دل کی دنیا نورِ ایمان سے بھر جائے گی تو لازماً فراست میں توانائی آئے گی، اس لیے کہ دل صاف و شفاف آئینے کی مانند ہے اور اس میں اسی قسم کی چیز دکھائی دیتی ہے، جس قسم کی کہ وہ دراصل ہوتی ہے۔ نظر بازی ایک طرح کا بدنما داغ ہے، جب انسان اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دے گا تو اس کے آئینۂ دل میں دھبّے پڑ جائیں گے اور اس کی روشنی آہستہ آہستہ مٹتی جائے گی۔

شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جس نے اپنے ظاہر کو اتباعِ سنت پر لگایا، باطن کی اصلاح کا ذمہ اٹھالیا، حرام چیزیں دیکھنے سے نظر کو محفوظ رکھا، اپنے آپ

کو خواہشات سے دور کرلیا اور اکلِ حلال کی پابندی کی، اس کی قوتِ فراست میں مسلسل اضافہ ہوتا جائے گا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اسی قسم کا بدلہ دیتا ہے، جیسا کہ وہ عمل کرتا ہے، جو شخص ناروا چیزوں سے نظر کو محفوظ رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں نورِ بصیرت عام کردے گا۔ یہ تو بدلہ ہے، جو شخص جیسا عمل کرے گا، ویسا ہی اس کا نتیجہ اس کے سامنے آئے گا۔

۴۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر سے انسان کے سامنے علم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ نیکی کی راہ پر گام فرسا ہوجاتا ہے اور اس کے اسباب نہایت آسانی سے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ درحقیقت وہ نورِ قلب ہے، جو غضِ بصر کے نتیجے میں اسے حاصل ہوا۔ جب قلب، نور و ضیا سے منور ہوجاتا ہے تو اس پر علم و عرفان کے خزانے منکشف ہونے لگتے ہیں۔ لیکن جو شخص نظر کو آوارہ چھوڑ دے اور اس کو قابو میں نہ رکھے، اس پر علم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اس کا آئینۂ دل مکدّر ہوجاتا ہے، اس کے سامنے اندھیرا چھاجاتا ہے اور حکمت و معرفت کے باب اس پر مسدود ہو جاتے ہیں۔

۵۔ پانچواں فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر سے دل میں قوت و ثبات اور شجاعت و بسالت کے جوہر پیدا ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو فہم و فراست کی نعمت سے مالامال کر دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی سے ایک اثر منقول ہے کہ جو شخص اپنی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے، شیطان اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنی خواہشات کے دامن میں بندھا ہوا ہو اور ان کا تابع ہو کر رہے، اس کا دل ضعف و مداہنت کا مسکن بن جاتا ہے اور اس میں بعض خطرناک گمراہیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ مگر وہ شخص بہت ہی خوش قسمت ہے جس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا اور ہوائے نفس کی اتباع سے گریز کرتا رہا۔ جو شخص اللہ کی رضا کو ہوائے نفس پر ترجیح دیتا ہے، اس نے یوں سمجھیے کہ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اور وہ تقوےٰ کے مضبوط اور ناقابلِ تسخیر قلعے میں داخل ہوگیا۔

۶۔ چھٹا فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر سے دل کو سرور اور فرحت کی نعمت حاصل ہوتی

ہے، جو آوارگیٔ نظر کی عارضی خوشی سے بہت ہی زیادہ مسرت افزا ہے۔ اس سے نارِوا افکار پیدا کرنے والا دشمن مغلوب ہوتا ہے ہوس و شہوت کا زور ٹوٹتا ہے اور نفس پر غلبہ و تفوق حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان جذبۂ جنسیت کو اللہ کے خوف کی وجہ سے دبا لے تو اس کو اللہ تعالیٰ ایسی مسرتِ قلبی اور لذتِ روحانی سے نوازتا ہے جس کی افادیت کی کوئی انتہا نہیں اور جس میں مسرتیں ہی مسرتیں پنہاں ہیں۔ یہی وہ موڑ ہے، جس سے عقل اور خواہش کی راہیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ عقلِ سلیم کی رہنمائی نجات کا ذریعہ ہے اور خواہشاتِ نفس کی اتباع، نکبت و ذلت کا باعث!

۷۔ ساتواں فائدہ غضِ بصر کا یہ ہے کہ دل ہوس و شہوت اور حرص و آز کی زنجیروں سے آزاد ہو جاتا ہے، اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کے لیے اخلاقی اعتبار سے سب سے زیادہ فرحت رساں ہے۔

۸۔ آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ اس سے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ نظربازی انسان کو جنسیت پر ابھارتی ہے اور خیالات کے قافلوں کو غلط راہوں پر لگا دیتی ہے، اگر اس سے پرہیز کیا جائے تو کامیابی کے کواڑ کھل جاتے ہیں انسان حیرت انگیز طور پر روحانیت کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے، اور اچھی اور بری چیزیں واضح شکل میں اس کے سامنے آجاتی ہیں۔

۹۔ نواں فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر سے عقل کو قوت و استحکام اور مضبوطی و استواری حاصل ہوتی ہے، اور نظر کی آوارگی عقل و خرد اور فہم و فراست سے محرومی کا باعث بنتی ہے۔ عقل کا خاصہ یہ ہے کہ وہ انجام و عواقب کو سامنے رکھتی ہے، اور ہوس و آز بے وقوفی اور نادانی کو جنم دیتے ہیں۔

۱۰۔ دسواں فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر دل کو شہوت کی مدہوشیوں سے نجات دلاتی اور غفلت کے پردوں کو چاک کرتی ہے، اور آوارگیٔ نظر انسان کو اللہ کی یاد سے غافل اور آخرت کی فکر سے بے پروا کر دیتی ہے۔ اس سے عقل، کم فہمی کی دبیز تہوں کے نیچے دب جاتی ہے اور سنجیدہ غور و فکر کی راہیں انسان کے لیے بند ہو جاتی ہیں۔ اسے یہ توفیق ہی نہیں

رہتی کہ برائی کے غلط نتائج پر غور کر سکے اور نیکی کے خوش کن لمحات سے فکر و نظر کو بہلا سکے اس کی سوچ کے زاویے محدود ہو جاتے ہیں اور عقل و ہوش کا میدان سمٹ جاتا ہے وہ اتنا اندھا اور عاقبت نا اندیش ہو جاتا ہے کہ فائدے کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھنے لگتا ہے اور بالآخر یہی چیز اس کی روحانی بربادی اور اخلاقی تباہی کا باعث بنتی ہے

الفہرست

از محمد بن اسحاق ابن ندیم وراق ــــ ترجمہ :- محمد اسحاق بھٹی

یہ کتاب چوتھی صدی ہجری تک کے علوم و فنون، سیر و رجال اور کتب و مصنفین کی تاریخ ہے۔ اس میں یہود و نصاریٰ کی کتابوں، قرآن مجید، جمع قرآن اور قرائے کرام، فصاحت و بلاغت، ادب و انشا اور اس کے مختلف مکاتب فکر، حدیث و فقہ اور اس کے تمام مدارس فکر، علم نحو، منطق و فلسفہ، ریاضی و حساب، سحر و شعبدہ بازی، طب اور صنعت کیمیا وغیرہ تمام علوم، ان کے علما و ماہرین اور اس سلسلے کی تصنیفات کے بارے میں اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں واضح کیا گیا ہے کہ یہ علوم کب اور کیونکر عالم وجود میں آئے۔ پھر ہندوستان اور چین وغیرہ میں اس وقت جو مذاہب رائج تھے ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز بتایا گیا ہے کہ اس دور میں دنیا کے کس کس خطے میں کیا کیا زبانیں رائج اور بولی جاتی تھیں اور ان کی تحریر و کتابت کے کیا اسلوب تھے۔ ان کی ابتدا کس طرح ہوئی اور وہ ترقی و ارتقا کی کن کن منازل سے گزریں۔ ان زبانوں کی کتابت کے نمونے بھی دیے گئے ہیں ــــ ترجمہ اصل عربی کتاب کے کئی مطبوعہ نسخے سامنے رکھ کر کیا گیا ہے اور جگہ جگہ ضروری حواشی دیے گئے ہیں جس سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔

صفحات ۹۴۶ مع اشاریہ قیمت :- ۳۰/- روپے

ملنے کا پتا : ادارۂ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور